آزادی ایک نعمت ہے

تحریر: سہیل احمد لون

انسان سے جتنا بھی سنگین جرم سرزرد ہو جائے تو عدالتی نظام اسے سزائے موت ہی دے سکتی ہے مگر سزائے موت دینے کا قانون ہر ملک میں نہیں تو وہاں عمر قید کی سزا دی جاتی ہے۔ یعنی کسی بھی شخص کی آزادی چھین کر اسے اکیلا بند کر دینا ایک سخت ترین سزا تصور کی جاتی ہے۔ انسان ہی نہیں بلکہ حیوان بھی آزادی سے جینا پسند کرتے ہیں۔ ہمیں گوروں سے آزادی حاصل کیے 72 برس بیت چکے ہیں۔ ہمارے آباؤاجداد میں اب وہ لوگ بہت کم زندہ رہ گئے ہیں جنہوں نے آزادی کی تحریک میں حصہ لیا ہو گا۔ جب تک ملک کی باگ ڈور اس نسل کے ہاتھ میں تھی تو پاکستان جس رفتار سے ہر شعبے میں ترقی کر رہا تھا تو دیگر ممالک میں یہ خیال کیا جانے لگا تھا کہ پاکستان مستقبل کا ایشین ٹائیگر بنے گا۔ پاکستان کے زوال کا سفر اس وقت سے شروع ہوا جب اسے چلانے والے وہ لوگ آ گئے جنہوں نے آزادی کی تحریک اور قیام پاکستان کے وقت دی گئی قربانیاں اپنی ہوش میں نہیں دیکھیں۔ آج کی نسل جب موٹر سائیکل کے سائلنسر زنکال کر جشن آزادی شور شرابے سے مناتی ہے تو ان میں سے اکثر کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ یہ آزادی ہمیں کیسے ملی؟ کچھ لوگ تو ایسے بھی ہیں جو اس آزاد ملک میں رہ کر ہر وقت اس پر لعن طعن کرتے رہتے ہیں۔ پاکستان میں کرکٹ بہت مقبول کھیل ہے، ایک برطانوی لکھاری پیٹر اوبورن نے ہسٹری آف کرکٹ ان پاکستان کے حوالے سے ایک کتاب Wounded Tiger لکھی جس میں اس نے قیام پاکستان سے آج تک کرکٹ کی تاریخ بیان کی ہے۔ اس مقصد کے لیے اسے باقاعدہ پاکستان میں آ کر کافی وقت گزارنا پڑا، مختلف کھلاڑیوں اور کرکٹ آفیشلز کے انٹرویوز کر کے اس نے یہ کتاب لکھی۔ پاکستان کرکٹ کی تاریخ میں محمد برادران، برکی خاندان اور رانا خاندان بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ رانا خاندان قیام پاکستان سے قبل ہی لاہور میں رہائش پزیر تھا اس لیے انکو ایسے مصائب کا سامنا نہیں کرنا پڑا جیسا محمد برادران اور برکی خاندان کو کرنا پڑا کیونکہ وہ قیام پاکستان کے وقت بھارت میں رہتے تھے۔ محمد برادران ایسا خاندان ہے جس کے گیارہ افراد نے پاکستان کی طرف سے فرسٹ کلاس کرکٹ کھیلی، جن میں سے تین پاکستان کرکٹ ٹیم کے کپتان بھی بنے، حنیف محمد سے شروع ہونے والا سلسلہ شعیب محمد تک جاتا ہے۔ پاکستان نے جب ٹیسٹ کرکٹ کھیلا شروع کی تو پہلے 89 ٹیسٹ میچوں میں لگاتار محمد برادران نے شمولیت کی، جبکہ پہلے 101 ٹیسٹ میچوں میں 100 ٹیسٹ میچوں میں محمد برادران کو پاکستان کی نمائندگی کرنے کا اعزاز حاصل ہے جو ایک ریکارڈ بھی ہے۔ قیام پاکستان سے قبل یہ خاندان بھارت کے شہر جونا گڑھ میں رہتا تھا۔ حنیف محمد، ، شتاق محمد، صادق محمد، وزیر محمد اور رئیس محمد کی والدہ امیر بی جونا گڑھ میں ایک نامور سپورٹس وومن کے نام سے جانی جاتی تھیں، جو بیک وقت بیڈمنٹن، کریم اور بلئیرڈ کی اچھی کھلاڑی تھیں، کھیل کود میں خصوصی تربیت محمد برادران نے بچپن میں اپنی والدہ سے حاصل کی۔ حنیف محمد کے والد شیخ اسماعیل بھی کرکٹ کے اچھے کھلاڑی تھے، حنیف محمد بچپن میں اپنے والد اور بڑے بھائی کیساتھ نواب آف جونا گڑھ کے نیٹ میں پریکٹس کے لیے جاتے تھے، نواب آف جونا گڑھ کیمرج انگلینڈ سے جب بھی واپس آتے تو انکو بھی اپنے ساتھ کھیلنے کے لیے بلاتے۔ قیام پاکستان کے وقت جب جونا گڑھ میں مسلم کش

فسادات شروع ہوئے تو نواب آف جوناگڑھ نے بھی پاکستان ہجرت کی۔محمد برادارن کا خاندان بدقسمتی سے وہیں پھنس گیا۔حنیف محمد کے بقول انکے شہر میں ہر طرف ٹینک، بندوقین اور بھارتی فوجی تھے۔ہم اپنے گھر میں محصور ہو کر رہ گئے تھے۔تب انہوں نے اپنی نئی زندگی ایک آزاد ملک پاکستان میں بسر کرنے کا فیصلہ کیا۔نصف شب وہ جوناگڑھ سے نکلے اور بھارتی بندرگاہ Porbandar Kathiawar Peninsula پہنچے جہاں سے وہ ایک Ship کے ذریعے ساڑھے چار دن کی مسافت کے بعد کراچی کی بندرگاہ پر پہنچے۔اپنا سارا ساز وسامان وہ جوناگڑھ والے گھر میں چھوڑ کر آئے تھے۔کراچی میں سب سے پہلے ان کو ایک حاجی کیمپ میں رکھا گیا اس کے بعد انہوں نے ایک بڑے وسیع وعریض مندر میں پناہ لی، جہاں دن کو وہ ٹینس بال سے کرکٹ کھیلتے اور رات کو وہیں سو جاتے۔حنیف محمد کو کھیلتے ہوئے سلیم عزیز درانی عرف ماسٹر عزیز کی نظر پڑی جو پاکستان کے نامور کوچ بھی رہے ہیں۔ ماسٹر عزیز نے حنیف محمد کو تربیت دی جس کے بعد وہ پاکستان ٹیم کا حصہ بن گئے اس کے بعد باقی بھائیوں کو بھی پاکستان کرکٹ ٹیم یا فرسٹ کلاس تک لے جانے کا سہرا ماسٹر عزیز کے سر جاتا ہے۔حنیف محمد کو کرکٹ کھیلنے کی بنیاد پر PWD کراچی سے چیف انجینئر کفیل الدین نے جاب آفر کی تو اسکے بعد وہ مندر سے نکل کر کراچی میں اپنے گھر میں رہنے کے قابل ہوئے۔اسی طرح ایشین بریڈ میں سید ظہیر عباس کی ولادت پاکستان بننے سے چند روز قبل سیالکوٹ میں ہوئی ان کے والد محترم سید غلام شبیر سرکاری نوکری کے سلسلے میں بھارت کے ریگستانی علاقے راجستان میں تھے، اپنے پہلے بیٹے کا دیدار کرنے کے لیے ان کو کئی ماہ انتظار کرنا پڑا کیونکہ اس دنوں دنگا فساد کا بازار گرم تھا ظہیر عباس کے والد کو اپنی جان بچانے کے لیے کئی ماہ راجستانی ریگستان میں پناہ لینا پڑی۔پاکستان کرکٹ کی تاریخ کا ایک اہم نام برکی خاندان بھی ہے جب قیام پاکستان سے قبل بھارتی شہر جالندھر میں رہتا تھا۔برکی خاندان کی تاریخ بھی بہت قدیم ہے تقریباً ہزار برس قبل یہ قبیلہ ترکش کردستان سے افغانستان اور وزیرستان کے درمیان ایک وادی Kaniguram میں آباد رہا، جہاں انہوں نے محمود غزنوی کے باڈی گارڈ کے طور پر کام کیا، سترہویں صدی میں یہ قبیلہ اپنے چالیس فیملیز کو لیکر جالندھر کے ایک قصبے Bastis میں آباد ہو گیا، مالی طور پر یہ قبیلہ بہت مضبوط تھا۔1930s میں خان بہادر محمد زمان خان کی تعیناتی بطور پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب لاہور ہوئی۔ جہاں انہوں نے ایچی سن کالج کے ساتھ اپنا گھر بنالیا اس وقت یہاں صرف کھیت اور جنگلات ہی تھے، جسے آج زمان پارک کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور وزیراعظم عمران خان کی آبائی رہائش گاہ بھی ہے۔اسی خاندان نے پاکستان کو تین کپتان بھی دیئے، شوکت خانم اور مبارک بیگم ایسی بہنیں ہیں جن کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ان دونوں کے بیٹے عمران خان اور ماجد خان نے پاکستانی ٹیم کی قیادت کی۔ قیام پاکستان کے وقت ماجد خان کی فیملی کشمیر میں چھٹیاں منا رہی تھی، حالات نارمل ہونے تک وہ کشمیر ہی رہے اور پھر ساہیوال آ کر آباد ہوئے بعد ازاں لاہور شفٹ ہوئے۔برکی خاندان جنہیں پشتون آف جالندھر کے نام سے جانا جاتا تھا، قیام پاکستان کے وقت ہندوؤں اور سکھوں نے گھیر لیا تھا عیدالضحیٰ کا دن تھا جب پاکستان بننے کا اعلان ہوا مسلمانوں کی املاک جلائی جارہی تھیں اور قتل وغارت کا بازار گرم تھا، ان میں زیادہ تعداد پٹیالہ، نابہ اور کپورتھلا کے سکھوں کی تھی، پنڈت جواہر لعل نہرو جالندھر پہنچے اور انہوں نے کہا کہ یہاں ہم مسلمانوں کی کوئی مدد نہیں کر سکتے، جالندھر کے پشتون برکی خاندان بھی جالندھر میں اپنا سب کچھ چھوڑ کر بذریعہ ٹرک جی ٹی روڈ کے راستے لاہور آئے، راستے میں جگہ جگہ سڑکوں کے کنارے انسانی اعضاء، لاشیں اور مرت

ہوئے مویشی سڑکوں کے کنارے پڑے تھے۔ یہاں تک پہنچنے کے لیے انہوں نے اپنا مالی اثر ورسوخ اور گوروں سے تعلقات کو استعمال کیا مگر پھر بھی ٹرکوں کے ذریعے پاکستان زندہ سلامت پہنچنا ایک معجزہ ہی تھا۔ برکی خاندان کے اکثر لوگوں نے زمان پارک میں ہی پناہ لی۔ محمد برادران اور برکی خاندان اگر آزاد پاکستان نہ پہنچ پاتا تو پاکستان کرکٹ تاریخ چند عظیم کرکٹر سے محروم رہتی۔ یہ تو دو خاندانوں کی تاریخ ہے اگر دیکھا جائے تو پاکستان میں بسنے والے ہر شہری کے آباؤ اجداد کی آزاد ملک حاصل کرنے کے لیے ایک دردناک کہانی اور قربانی شامل ہے جس کا شاید آج کی نسل کو احساس نہیں۔ اگر آزادی کی قیمت پوچھنی ہے تو مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کے ظلم کا شکار معصوم اور نہتے کشمیری مسلمانوں سے پوچھیں۔ آزادی ایک نعمت ہے اس کی قدر کریں اور اپنے ملک سے مخلص ہو کر اس کی بہتری کے لیے ہمیں اپنا سو فیصد دینا ہوگا۔ اللہ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج ظلم کا نشانہ بننے والے کشمیریوں کو بھی آزادی نصیب کرے۔ (آمین) آزادی انسانی حقوق میں سب سے بنیادی چیز ہے اور مقبوضہ کشمیر میں کرفیو لگا کر بھارت نے انسانی حقوق کی دھجیاں بکھیر دیں ہیں جس پر اقوام متحدہ اور او آئی سی کا اب تک کوئی ایکشن نہ لینا بھی غیر انسانی فعل ہے۔

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔ سرے

sohailoun@gmail.com

22-09-2019